# يُونس

(Yunus)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

| | |
|---|---|
| 1 | الر ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْحَكِيمِ |
| | الر۔ یہ حکمت والی کتاب کے دلائل ہیں۔ |
| 2 | أَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا أَنْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ رَجُلٍ مِّنْهُمْ أَنْ أَنذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِندَ رَبِّهِمْ ۗ قَالَ الْكَافِرُونَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ مُّبِينٌ |
| | کیا لوگوں کے لئے یہ تعجب کی بات ہوئی کہ ہم نے ان ہی میں سے ایک مرد میداں کو حکم دیا کہ لوگوں کو پیش آگاہ کرو اور جو اہل امن ہیں انہیں یہ خوشخبری سناؤ کہ ان کے لئے نظام ربوبیت میں صحیح مرتبہ ہے۔۔۔۔، کافروں نے کہا کہ یقیناً یہ شخص صریح دھوکے باز ہے۔ |

مباحث:۔

صِدْقٍ ۔۔مادہ ص دق ۔ معنی۔۔ سچائی۔، کمال۔۔، حقیقت۔۔، خلوص۔، امانت۔،

قَدَمَ صِدْقٍ ۔۔۔کامل درجہ۔۔، صحیح مقام۔۔، کسی کو اس کی محنت اور کاوش کا صحیح بدلہ ملنا۔۔

| | | |
|---|---|---|
| 3 | إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ۖ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۖ مَا مِن شَفِيعٍ إِلَّا مِن بَعْدِ إِذْنِهِ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ | |
| | بے شک قوانین قدرت ہی تمہارا وہ نظام ربوبیت ہے جس نے بلند وزیریں کے پیمانے برے دور کے معاملے میں تخلیق کئے پھر اقتدار پر متمکن ہوا۔ وہی ہر بات کا فیصلہ کرتا ہے۔ نہیں ہے کوئی سفارش کرنے والا سوائے اس کے کہ اس کا کوئی حکم ہو۔ یہی نظام ربوبیت تمہارا حاکم ہے سو اسی نظام کی فرمانبرداری کرو۔ تم لوگ یہ بات یاد رکھ کر عمل کیوں نہیں کرتے۔ | |
| 4 | إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ إِنَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ بِالْقِسْطِ ۚ وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ | |
| | تم سب کو اسی نظام کی طرف لوٹ کر جانا ہے یہ مملکت الٰہیہ کا بر بنائے حق واعدہ ہے۔ وہی نظام اخلاقیات کی ابتدا کرتا ہے پھر اس کی عادت بناتا ہے تاکہ ان لوگوں کو جنہوں نے امن قائم کیا اور اصلاحی عمل کئے انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور جن لوگوں نے انکار کیا ان کے لئے ان کے کفر کی وجہ سے غم سے بھری ہلاکت ہے اور دردناک سزا ہے۔ | |
| | مباحث:۔<br>اکل و شرب کو سورہ بقرہ میں آیت نمبر ۱۶۸ اور ۱۸۷ کے تحت بحث کر چکے ہیں۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| 5 | هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ۚ مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَٰلِكَ إِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ | |
| | وہی نظام ربوبیت ہے کہ جس نے مملکت الٰہیہ کو روشن بنایا اور قوم کو منور کیا اور اس کی حیثیت و مراتب کے پیمانے مقرر کئے۔، تاکہ تم کو تکالیف اور ان کے احتساب کی تیاری معلوم ہو۔ یہ سب مملکت الٰہیہ نے حقوق کے لئے تخلیق کیا۔ وہ اپنے دلائل علم والوں کے لئے فیصلہ کن بیان کرتی ہے۔ | |
| | مباحث:۔<br>منازل۔۔،مادہ ن ز ل ۔۔ معنی گھر۔،حیثیت۔،مرتب۔،مقام۔،پوزیشن۔( القاموس الوحید ) | |
| 6 | إِنَّ فِي اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَّقُونَ | |
| | خوشحالی اور بدحالی کے مختلف ہونے میں اور جو کچھ مملکت الٰہیہ نے حکومت اور عوام کے معاملے میں متعین کیا ہے ان میں ان لوگوں کے لیے دلائل ہیں جو مملکت الٰہیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ ہوتے ہیں | |
| 7 | إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ عَنْ آيَاتِنَا غَافِلُونَ | |
| | یقیناً جو لوگ ہم سے نتائج کی امید نہیں رکھتے اور ادنٰی زندگی پر خوش ہوئے اور اسی پر مطمئن ہو گئے اور جو لوگ ہمارے احکامات سے غافل ہیں | |
| 8 | أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | ان ہی لوگوں کا ٹھکانا ان کی کرتوتوں کے سبب آگ ہے۔ | |
| 9 | إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَانِهِمْ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ | |
| | بے شک جن لوگوں نے امن قائم کیا اور انہوں نے اصلاحی عمل کئے ان کو ان کا نظام ربوبیت ان کے امن قائم کرنے کی وجہ سے ان کو ایسی نعمتوں والی ریاستوں کی طرف راہنمائی کرتا ہے جہاں ان کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہوتی ہیں۔ | |
| 10 | دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۚ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ | |
| | ان میں ان کی دعوت یہ ہو گی کہ تمام تر جد وجہد مملکت الہیہ کے لئے ہی ہے اور ان کی حیات آفرینی میں سلامتی ہو گی اور انجام کار ان کی دعوت بھی مملکت الہیہ کی حاکمیت ہو گی جو نظام ربوبیت عالمینی ہے۔ | |
| 11 | وَلَوْ يُعَجِّلُ اللَّهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُم بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ ۖ فَنَذَرُ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ | |
| | اور اگر مملکت الہیہ لوگوں کو تکلیف دینے میں عجلت کرے جس طرح وہ بھلائی کو پانے میں عجلت کرتے ہیں تو ان کے انجام کا فیصلہ کر دیا جاتا سو ہم ایسے لوگوں کو جو ہم سے نتائج کی امید نہیں رکھتے۔۔ ان کو انکی سرکشی میں بھٹکنے کی وجہ سے پیش آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ | |
| 12 | وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۚ كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ علحدگی میں اور قواعد میں اور مؤقف پر قائم رہنے میں ہم ہی کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس تکلیف کو دور کردیتے ہیں تو اس طرح گزر جاتا ہے گویا کہ ہمیں کسی تکلیف پہنچنے پر پکارا ہی نہ تھا اس طرح حد سے گزرنے والوں کے لئے ان کے اعمال کو خوبصورت بنا کر پیش کیا گیا۔ | |
| 13 | وَلَقَدْ أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ مِن قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوا ۙ وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ وَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ | |
| | البتہ تم سے پہلے ہم کتنی ہی امتوں کو جب انہوں نے ظلم کیا ہلاک کر چکے ہیں۔۔حالانکہ ان کے پاس انکے پیامبر واضح دلائل لے کر آئے تھے۔ لیکن وہ ہرگز امن قائم کرنے والے نہ تھے۔۔۔،ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ | |
| 14 | ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِن بَعْدِهِمْ لِنَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ | |
| | پھر ہم نے تمہیں ان کے بعد عوام کے معاملے میں خلیفہ مقرر کیا تاکہ دیکھیں کہ تم کیا کرتے ہو۔ | |
| 15 | وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ<br>إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ | |
| | اور جب ان پر ہمارے واضح احکامات بیان کئے جاتے ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آؤ یا اسے بدل دو۔۔۔، تو کہہ دو کہ میرے لئے یہ ممکن نہیں کہ میں اپنی مرضی سے اسے بدل دوں۔۔، میں تو صرف اس کی تابعداری کرتا ہوں جو میری طرف حکم کیا گیا ہے۔اگر میں اپنے نظام ربوبیت کی نافرمانی کروں گا میں تو بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ | |

| | |
|---|---|
| 16 | قُل لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَاكُم بِهِ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ |
| | کہہ دو اگر مملکت الہیہ چاہتی تو میں اسے تم کو نہ تو سناتا اور سمجھاتا اور نہ ہی تمہیں اس سے باخبر کرتا۔۔۔۔۔ میں نے اس سے پہلے تمہارے معاملے میں ایک عمر گزاری ہے تو تم عقل کیوں نہیں استعمال کرتے۔ |
| 17 | فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ |
| | پھر اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جو مملکت الہیہ پر جھوٹ گھڑے یا اس کے احکامات کو جھٹلائے۔۔، بے شک مجرم لوگ کامیاب نہیں ہوتے۔ |
| 18 | وَيَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ ۚ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ |
| | اور وہ مملکت الہیہ کے علاوہ ان لوگوں کے احکامات کی تابعداری کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچاتے ہیں اور نہ انہیں نفع دیتے ہیں۔۔، لیکن کہتے ہیں کہ یہ مملکت الہیہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں۔۔۔،<br>کہہ دو کیا تم مملکت الہیہ کو وہ بتلاتے ہو جو اسے بلند وزیریں میں معلوم نہیں۔۔؟ تمام جدوجہد اسی کے لئے ہے وہ اور ان لوگوں کے شرک سے بلند ہے۔ |
| 19 | وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ |

| | | |
|---|---|---|
| | اور تمام انسانیت یک ہی امت تھی پھر آپس میں اختلاف کیا۔۔۔۔،<br>اورا گرایک قانون تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے پہلے ہی نہ مقرر ہو چکا ہوتا تو جن باتوں میں وہ اختلاف کر تے ہیں ان کا فیصلہ کر دیا جاتا۔ | |
| 20 | وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ | |
| | اور کہتے ہیں اس کے نظام ربوبیت کی طرف سے اس کی طرف کوئی حکم کیوں نہ آیا۔۔۔؟<br>پس تم کہہ دو کہ پوشیدہ قوانین قدرت مملکت الٰہیہ کے لئے ہیں سو تم بھی انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ | |
| 21 | وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ | |
| | اور جب ہم لوگوں کو اس تکلیف کے بعد جو انہیں پہنچی تھی آسائش کا مزہ چکھاتے ہیں تو ہمارے احکامات کے معاملے میں ان کے لئے فوراً ہی کوئی نہ کوئی چال ہوتی ہیں۔ کہہ دو کہ مملکت الٰہیہ انکی چالوں کا توڑ کرنے میں بہت تیز ہے۔ بے شک ہمارے پیامبر تمہاری سب چالوں کو لکھ رہے ہیں۔ | |
| 22 | هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ | |

وہ مملکت الٰہیہ ہی ہے جو تم کو خوشحالی اور بحران میں چلتا دیکھتی ہے چنانچہ جب تم معاشرے میں ایک مناسب و موزوں مملکت کی وجہ سے فرحاں و شاداں چل رہے ہوتے ہو اور پھر یکا یک مخالف حکومت کا زور ہوتا ہے اور ہر طرف سے حق سے تجاوز ہوتا ہے اور لوگ گمان کرتے ہیں کہ بحران میں گھر گئے، اُس وقت سب اپنے نظام حیات کو خالص مملکت الٰہیہ کے تابع کرکے اس کی ہی دعوت دیتے ہیں کہ "اگر تو نے ہم کو اس سے نجات دی تو ہم قدردانوں میں سے ہو جائیں گے"

مباحث:۔

الفلک ۔۔مادہ ف ل ک ۔۔ معنی ۔۔گول چیز۔ اس بنیادی معنی سے ماخوذ کئی معنی ہیں جیسے۔۔مفلوک الحال (غریب)۔۔،ریت کا ٹیلہ۔،سمندر کا بھنور۔،آسمان۔ان سب ماخوذ معنی میں گولائی کا تصور موجود ہے۔۔۔۔ الفلک۔،معرف بالام۔۔ایک خاص فلک ہے یہ عام کشتی نہیں ہے،ایک ہی کشتی کے سوار یعنی ایک ہی معاشرے کے افراد۔

موج۔۔مادہ۔موج ۔۔۔ معنی۔،حق سے تجاوز کرنا۔،سمندر کا ٹھاٹھیں مارنا۔،بھیڑ میں لوگوں کا لاتعداد ہونا۔

23 فَلَمَّا أَنجَاهُمْ إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَىٰ أَنفُسِكُم ۖ مَّتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

نتیجتاً جب اس نے انہیں نجات دی تو عوام میں فوراً ہی ناحق بغاوت کرنے لگتے ہیں۔۔۔، اے لوگو تمہاری بغاوت کا وبال تمہارے اپنے لوگوں کے خلاف ہی پڑے گا۔۔۔، یہ ادنٰی زندگی کا نفع ہے۔۔۔،
پھر ہماری طرف ہی رجوع کرنا ہے۔۔، پھر ہم تمہیں بتلا دیں گے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔

| | |
|---|---|
| 24 | إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ أَنزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَا أَنَّهُمْ قَادِرُونَ عَلَيْهَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ۚ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ |
| | قیناً ادنی زندگی کی مثال اس نظام حیات کی طرح ہے جسے کو ہم مملکت الھیہ کے ذریعے لاتے ہیں کہ اس کے ذریعے عوام کی پود نکلتی ہے جس سے عام اور جانور نما لوگ حاصل کرتے ہیں یہاں تک کہ جب عوام آراستہ ہو جاتے ہیں اور خوشنما ہو جاتے ہیں اور ان کی اہلیت والے گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر قدرت رکھتے ہیں تو ہمارا حکم بدحالی وخوشحالی کے معاملے میں آتا ہے پس ہم نے ان کو ایسا ملیا میٹ کیا کہ گویا وہ کبھی غنی نہ تھے۔ اس طرح ہم احکامات کو غور کرنے والوں کے لئے فیصلہ کن بیان کرتے ہیں۔ |

مباحث:۔

اس آیت میں الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کا مرکب آیا ہے، جو مرکب توصیفی ہے۔۔اس کا ترجمہ "دنیا کی زندگی" قطعاً نہیں ہو سکتا۔"دنیا کی زندگی" کی عربی حَيَاةِ الدُّنْيَا ہو گی جو مرکب اضافی ہے۔ایک مرتبہ پھر ذہم نشین کر لیجئے۔۔۔۔ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مرکب توصیفی ہے جس میں الْحَيَاةِ ۔۔ موصوف ہے اور الدُّنْيَا صفت ہے۔یعنی اس کا ترجمہ ہو گا"وہ خاص حیات جس کی صفت دنیا ہے۔دنیا بھی معرف بالام ہے یہ بھی عام دنیا نہیں ہے بلکہ خاص دنیا کی بات ہو رہی ہے۔"دُّنْيَا " " فعلی "کے وزن پر ہے۔اس وزن پر بنے الفاظ میں مبالغہ پایا جاتا ہے جیسے کبریٰ اور صغریٰ وغیرہ۔ الدُّنْيَا کا مادہ دن ی ہے جس کے معنی قریب اور عام یا معمولی کے ہوتے ہیں۔

اس لئے الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کا ترجمہ ہو گا"ایسی حیات جو انتہائی قریب کی یا بہت ہی معمولی ہو"

25 وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ

اور مملکت الٰہیہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتی ہے اور سیدھا راستہ اسے دکھاتی ہے جو چاہتا ہے۔

مباحث:۔

وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ("جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے")عمومی ترجمہ
اس سے پہلے بھی اس پر بحث ہو چکی ہے کہ اللہ کیونکر کسی کو گمراہ کر سکتا ہے۔ اگر اللہ ہی گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہے تو انسان کس غلطی کی وجہ سے پکڑا جائے گا۔؟
صرف یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ اللہ یعنی قدرت یا قوانین قدرت یا ان قوانین الٰہیہ پر بنی مملکت الٰہیہ کسی کو بھی گمراہ نہیں کرتی ہے۔ اس لئے "جس کو وہ چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے "غلط اور قدرت کے خلاف بہتان طرازی ہے۔ اس جملے میں مَن کا مرجع اللہ نہیں بلکہ انسان ہے۔ اس لئے اس کا ترجمہ "اور سیدھا راستہ اسے دکھاتی ہے جو شخص چاہتا ہے" ہوگا۔

26 لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ ۖ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جنہوں نے حسن کارانہ روش اختیار کی ان کے لئے انتہائی حسین بدلہ ہے۔۔، بلکہ اور مزید بھی ملے گا۔۔۔۔۔، اور ان کی توجہات پر نہ تو غبار چھائے گا اور نہ ہی ان کے لئے ذلت و رسوائی ہوگی یہی لوگ خوشحال ریاست کے رہنے والے ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

27 وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَّا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

| | |
|---|---|
| | اور جنہوں نے بے اعتدالی کے کام کئے تو بدلہ بھی ویسا ہی برا ہو گا کہ ان پر ذلت چھائے گی اور انہیں مملکت الهیہ سے بچانے والا کوئی نہ ہو گا۔۔، گویا کہ ان کی توجہات کو ایک ظالم اندھیر نگری نے گھیرے میں لیا ہو۔۔۔۔۔۔، یہی وہ دشمنی کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ |
| 28 | وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ |
| | اور جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے پھر احکامات میں من مانی کرنے والوں سے کہیں گے تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ کھڑے رہو۔۔۔۔، نتیجتاً ہم نے ان کو علدہ علدہ پایا۔۔۔، اور ان کے شریکوں نے کہا کہ تم تو ہماری تابعداری نہیں کرتے تھے۔ |
| 29 | فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ |
| | سو مملکت الهیہ ہمارے اور تمہارے درمیان بطور گواہ کافی ہے کہ یقیناً ہم کو تمہاری تابعداری کی خبر تک نہ تھی۔ |

مباحث:۔

غمومی ترجموں کے تحت آیت نمبر ۲۸ اور ۲۹ میں کہا گیا ہے کہ انسان لوگوں کی عبادت کرتے تھے لیکن جن کی تابعداری کی جاتی تھی وہ کہیں گے کہ تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ اور وہ ان کی عبادت یعنی تابعداری سے غافل تھے۔ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ۔

سوچنے کا مقام ہے کہ دنیا میں کون سا مذہب ہے جو زندہ انسانوں کی عبادت کرواتا ہے۔۔۔۔؟؟؟ ان آیات میں جن لوگوں کی عبادت کروائی جا رہی ہے وہ زندہ انسان ہیں اور باقائدہ اپنے مریدوں اور خادموں سے بات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یاد رکھئے زندہ انسانوں کی عبادت نہیں بلکہ ان کے احکامات کی تابعداری ہوتی ہے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ اللہ۔، قدرت۔، قونین قدرت اور مملکت الهیہ کی عبادت نہیں بلکہ تابعداری ہوتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| 30 | هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ ۚ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ ۖ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ | |
| | اس مقام پر ہر شخص اپنے کیے ہوئے کاموں کی چھان بین کر لے گا اور یہ لوگ مملکت الہیہ کی طرف جو ان کا بر بنائے حقوق حاکم ہے لوٹائے جائیں گے۔۔،اور جو کچھ جھوٹ باندھا کرتے تھے وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔ | |
| 31 | قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ | |
| | کہو تمہیں بلند و زیریں سے کون ضروریات زندگی دیتا ہے یا سننے اور دیکھنے پر کون اختیار رکھتا ہے اور ناکامی سے حیات آفرینی کون عطا کرتا ہے۔اور کامیاب کو کیسے ناکام کرتا ہے اور احکامات کی تدبیر کون کرتا ہے۔۔۔۔۔۔، تو یقیناً کہیں گے۔۔"قوانین قدرت"۔۔۔تو پوچھو کہ اس کے احکامات پر عمل نہ کرنے کی سزا سے کیوں نہیں بچتے۔۔۔؟ | |
| مباحث:۔<br>ویسے تو پہلے بھی تقویٰ زیر بحث آچکا ہے۔یاد دہانی کے لئے عرض کہ تقوی کے بنیادی معنی ہیں کسی غلط کام کی سزا یا انجام سے بچنا۔جس کی وجہ سے مذہبی ذہن کے تراجم میں تقوی کے مفہوم میں خدا سے ڈرنا در آیا ہے۔اس لئے ہم نے أَفَلَا تَتَّقُونَ کا ترجمہ (احکامات پر عمل نہ کرنے کی سزا سے کیوں نہیں بچتے۔۔۔؟) کیا ہے۔ | | |
| 32 | فَذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۖ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ ۖ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ | |
| | یہی مملکت الہیہ تمہارا بر بنائے حقوق نظام ربوبیت ہے۔۔، پس حق کے بعد گمراہی کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے اس لئے تم کدھر پھرائے جاتے ہو۔ | |

33 كَذَٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ فَسَقُوا أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

اسی طرح قانون شکن لوگوں کے حق میں تیرے نظام ربوبیت کا فیصلہ بر حق ثابت ہوا۔۔، کہ یہ امن قائم نہیں کرینگے۔

34 قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۚ قُلِ اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ

پوچھو کہ کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو کسی ضابطہ اخلاق کی ابتدا کرے پھر اس کا عادی بنائے۔۔، کہہ دو مملکت الہیہ ضابطہ اخلاق کی ابتدا کرتی ہے اور اس کا عادی بھی بناتی ہے۔۔ سو تم کہاں لوٹائے جاتے ہو۔

مباحث:۔

یاد رکھئے یہ مملکت الہیہ کی بات ہو رہی ہے کیونکہ مشرکوں سے سوال کیا جا رہا ہے هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ "کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو کسی تخلیق کی ابتدا کرے پھر اس کا اعادہ بھی کرے"
اور جیسا کہ سابقہ آیات میں دیکھا یہ شریک جیتے جاگتے انسان ہیں جو مملکت الہیہ کے ساتھ احکامات کا اشتراک کرتے ہیں۔ اس لئے یہ تخلیق کائنات کی تخلیق نہیں ہے بلکہ یہ وہ تخلیق ہے جو مملکت الہیہ کرتی ہے اور جس تخلیق میں انسان بھی اشتراک کر کے شرک کا مجرم ہوتا ہے۔

35 قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ۚ قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ۗ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ ۖ فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ

| | | |
|---|---|---|
| | پوچھو کیا تمہارے شریکوں میں کوئی ہے جو حق کا راستہ دکھاتا ہے۔ کہہ دو یہ مملکت الہیہ ہی ہے جو حق کی راہ بتلاتی ہے۔۔۔۔۔، تو جو حق کا راستہ بتلائے وہ زیادہ حقدار ہے کہ اسکی اتباع کی جائے یا وہ پیروی کا زیادہ حقدار ہے جو خود تو راہ نہ پائے مگر یہ کہ اسے کوئی راہ بتلائے۔۔۔۔۔، سو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔! تم کیا انصاف کرتے ہو۔۔؟ | |
| 36 | وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ۚ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ | |
| | اور ان کے اکثر لوگ گمان کی پیروی کرتے ہیں۔۔، بے شک حق ثابتہ کے مقابلے میں گمان کچھ بھی کام نہیں دیتا ہے۔۔، بے شک مملکت الہیہ وہ سب جانتی ہے جو وہ کرتے ہیں۔ | |
| 37 | وَمَا كَانَ هَٰذَا الْقُرْآنُ أَنْ يُفْتَرَىٰ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ | |
| | اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ مملکت الہیہ کے علاوہ کوئی اسے بنا لائے۔۔، لیکن یہ ان احکامات کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے ہاتھوں میں تھے۔۔ اور ان احکامات کو فیصلہ کن بناتا ہے جن میں کوئی شک نہیں کہ یہ نظام ربوبیت عالمینی سے ہے۔ | |
| 38 | أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ | |
| | کیا یہ لوگ کہتے ہیں اس نے اسے گھڑ لیا ہے۔۔۔؟<br>کہہ دو کہ اگر تم سچے ہو تو قوانین قدرت کے احکامات کو چھوڑ کر جس کو چاہو دعوت دے لو اور اس جیسا ایک ہی حکم لے آؤ۔ | |
| 39 | بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | بلکہ انہوں نے اس کو ہی جھٹلادیا جس کا وہ علم کی بنیاد پر احاطہ نہ کر سکے۔۔اور ان کے نتائج ان تک نہ پہنچے۔اسی طرح جو لوگ ان سے پہلے تھے انہوں نے بھی جھٹلایا تھا۔۔،سو دیکھ لو کہ ظالموں کا انجام کیسا ہوا۔ | |
| 40 | وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ ۚ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ | |
| | اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ اس کے ساتھ امن قائم کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس کے ساتھ امن قائم نہیں کرتے۔۔۔،اور تمہارا نظام ربوبیت قانوں شکنوں سے خوب واقف ہے۔ | |
| 41 | وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ | |
| | اور اگر تجھے جھٹلائیں تو کہہ دو میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے تمہارا عمل۔۔۔،تم میرے کام کے جواب دہ نہیں اور میں تمہارے کام سے بری ہوں۔ | |
| 42 | وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ | |
| | اور ان میں بعض ایسے ہیں کہ تم کو سنتے ہیں لیکن کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو جب کہ وہ عقل سے عاری ہوں۔ | |
| 43 | وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ ۚ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ | |
| | اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری بات پر غور کرتے ہیں۔۔،لیکن کیا تم اندھوں کو ہدایت کی راہ دکھا دو گے جب کہ وہ بصیرت نہ رکھتے ہوں۔ | |
| 44 | إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | یقیناً مملکت الہیہ لوگوں پر کچھ بھی ظلم نہیں کرتی لیکن لوگ ہی اپنے لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ | |
| 45 | وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ | |
| | اور جس دن وہ انہیں جمع کرے گا گویا کہ انہوں نے خوشحالی کا ایک لمحہ گزارہ ہو۔۔۔، ایک دوسرے کو پہچانیں گے۔۔۔، بے شک وہ لوگ خسارے میں رہے جنہوں نے مملکت الہیہ کے سامنے پیش ہونے کو جھٹلایا اور وہ ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔ | |
| 46 | وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ | |
| | اور اگر ان وعدوں میں سے جو ہم نے ان سے کئے بعض واعدے دکھادیں یا تمہیں بھرپور بدلہ دیں تو لوٹنا تو ہماری طرف ہی ہے پھر مملکت الہیہ ان کاموں پر جو وہ کرتے ہیں گو ہی بھی دے۔۔۔۔۔۔؟ | |
| 47 | وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ | |
| | اور ہر امت کے لئے ایک پیامبر ہے پھر جب ان کے پاس ان کا پیامبر آتا ہے تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| | مباحث:۔<br>اس آیت کا ترجمہ صیغہ مضارع میں اس لئے کیا گیا ہے کہ جب بھی ماضی سے پہلے إِذَا آتا ہے تو ترجمہ ماضی کے بجائے مضارع میں کیا جاتا ہے۔<br>اور ہر امّت کے لئے ایک رسول ہے اور جب رسول آجاتا ہے تو ان کے درمیان عادلانہ فیصلہ ہوجاتا ہے اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہیں ہوتا ہے (علامہ جوادی)<br>اور ہر امت کے لئے ایک رسول ہوتا ہے توجب ان کا رسول ان کے پاس آجاتا ہے تو پورے انصاف کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان پر ظلم نہیں کیا جاتا۔(محمد حسین نجفی)<br>لیکن بعض مترجمین نے اس کا ترجمہ زمانہ ماضی میں کیا ہے جو غلط ہے۔۔اس آیت کا ترجمہ زمانہ ماضی کے صیغوں میں نہیں کیا جا سکتا۔ | |
| 48 | وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ | |
| | اور وہ پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ | |
| 49 | قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ | |
| | کہہ دو میں اپنی ذات کے برے اور بھلے کا بھی مالک نہیں مگر جو مملکت الہیہ کے قانون مشیت میں ہو۔۔۔،ہر امت کے لئے ایک ضابطہ ہے اور جب اس کا ضابطے کا وقت آتا ہے تو ایک گھڑی کی بھی دیر نہیں کرتے ہیں اور نہ جلدی کرتے ہیں۔ | |
| 50 | قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | ان سے پوچھو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اس کی سزا تمہارے اداروں یا تمہاری خوشحالی پر آئے۔۔۔۔! تو مجرم لوگ کس بات کی جلدی کریں گے۔ | |
| 51 | أَثُمَّ إِذَا مَا وَقَعَ آمَنتُم بِهِ ۚ آلْآنَ وَقَدْ كُنتُم بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ | |
| | تو کیا تم عذاب کے نازل ہونے کے بعد امن قائم کروگے.... یا اب امن قائم کروگے۔۔۔۔ حالانکہ تم سزا کی جلدی مچاپائے ہوئے تھے۔ | |
| 52 | ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ | |
| | پھر ظالموں سے کہا جائے گا کہ اب ہمیشہ رہنے والی سزا کا مزہ چکھو۔ تم کو تمہارے اعمال کے علاوہ کسی اور چیز کا بدلہ نہیں دیا جائے گا۔ | |
| 53 | وَيَسْتَنبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنتُم بِمُعْجِزِينَ | |
| | یہ تم سے اس خبر کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کیا یہ عذاب برحق ہے تو کہہ دو کہ ہاں میرا نظام ربوبیت گواہ ہے کہ بیشک وہ برحق ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔ | |
| 54 | وَلَوْ أَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْأَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهِ ۗ وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ ۖ وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ۚ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ | |
| | اور اگر ہر ایک نافرمان شخص کے پاس مملکت کی تمام چیزیں ہوں تاکہ وہ اسے عذاب کے بدلے میں دے دے اور جب وہ عذاب دیکھیں گے تو ندامت کو چھپائیں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہوگا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ | |

| | | |
|---|---|---|
| 55 | أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ | |
| | آگاہ رہو کہ بے شک مملکت الہیہ ہی کا ہے جو کچھ بلند وزیریں میں ہے۔۔۔، خبردار یقیناً مملکت الہیہ کا وعدہ برحق ہے لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔ | |
| 56 | هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ | |
| | حیات آفرینی اور ناکامی کا اعلان اسی کی طرف سے ہے۔ اور اسی کی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ | |
| 57 | يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ | |
| | اے لوگو تمہارے نظام ربوبیت سے نصیحت اور ذہنی بیماریوں کی شفا تمہارے پاس آ چکی ہے۔۔۔، اور امن قائم کرنے والوں کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔ | |
| 58 | قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ | |
| | کہہ دو یہ مملکت الہیہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے سو اسی پر انہیں خوش ہونا چاہیئے۔۔، یہ ان چیزوں سے بہتر ہے جو کچھ وہ اجماع کرتے ہیں۔ | |
| 59 | قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ ۖ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | پوچھو کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ مملکت الہیہ نے تمہارے لیے جو ضروریات زندگی سے عطا کیا ہے تو تم اس میں سے حلال اور حرام قرار دیتے ہو۔۔۔،پوچھو کہ کیا اس کا حکم تم کو مملکت الہیہ نے دیا ہے یا یہ کہ تم مملکت الہیہ پر جھوٹ گھڑتے ہو۔ | |

مباحث:۔

بنیادی طور پر قرآن میں کھانے پینے کی کوئی چیز حرام نہیں ہے۔یہ مذہبی پیشوائیت کی اختراع ہے۔سورہ البقرہ کی آیت ۱۷۳ میں حرام وحلال کی بحث گزر چکی ہے جو حسب ذیل ہے۔

اس آیت میں تمام الفاظ معرفہ ہیں یعنی المیتہ،الدم،الخنزیر جس کا مطلب ہے یہ عام مردار خون اور عام خنزیر کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ تفصیل کیلئے "کتابچہ حرام وحلال" کے تحت دیکھئے۔یہاں مختصراً اتنا جان لیجئے کہ۔

المیتہ مردار جانور نہیں بلکہ وہ قوم یا لوگ جو مردوں کی زندگی گزارتے ہیں،جن کو قرآن نے سورۃ الانعام میں أَوَمَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا

يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذَٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۲۲)

الدم کے بنیادی معنی خون ہوتے ہیں قرآن چونکہ ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل کی بات کر رہا ہے اس لیے جب کسی کی محنت کا ثمر اڑا لیا جاتا ہے تو محاورتاً کسی کا 'خون چوسنا،خون خرابا کرنا' وغیرہ بولا جاتا ہے۔

لحم الخنزیر مرکب ہے لحم اور خنزیر کا۔لحم مادہ "ل ح م" بنیادی معنی۔کپڑے کے تانے بانے کا جوڑ،اسی سے جوڑنا،ٹانکہ لگانا،ٹھیک کرنا،پختہ کرنا۔ چونکہ گوشت میں بھی ریشے تانے بانے کی طرح ایک دوسرے میں گتھے ہوتے ہیں اس لیے گوشت کو لحم کہتے ہیں۔

خنزیر ایک جانور کا نام ہے۔قرآن نے کچھ انسانوں کو اس جانور سے تشبیہ دی ہے۔آیئے اس کی وجہ دیکھتے ہیں۔سورۃ المائدہ میں ارشاد ہے

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُم بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا

وَأَضَلُّ عَن سَوَاءِ السَّبِيلِ (٦٠)

(انتہائی شری شخص جس کو قوانین قدرت اپنی نعمتوں سے محروم کر دیں اور جس پر غضب بھی نازل ہو،ایسے لوگوں کو قدرت نے بندر اور خنزیر بنا دیا ہو،یعنی یہ شیطان کے چیلے بنا دیئے گئے ہوں،ایسے لوگ اپنی جگہ پر انتہائی شری اور صراط مستقیم سے دور جا چکے ہوتے ہیں۔)

بنیادی طور پر خنزیر ہر قوم میں برائی کی علامت کے طور پر جانا جاتا ہے اور اس کی وجہ اس کے نام کے استعمال میں موجود ہوتی ہے۔اس مقام پر کیونکہ قرآن انسانوں کی محنت کے ثمرہ کے حوالے سے بات کر رہا ہے اس لیے خنزیر کی خود غرضی اور نفس پرستی کی خصلت زیادہ موزوں مفہوم پیش کرے گی۔اسی لیے ایسی معیشت جو خود غرضی پر مبنی ہو "economy based on pig philosophy" کہلاتی ہے۔

| | | |
|---|---|---|
| 60 | وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُونَ | |
| | اور جو لوگ مملکت الہیہ پر افترا کرتے ہیں ان کے احتساب کے دور کے متعلق ان کا کیا گمان ہے۔ بے شک مملکت الہیہ لوگوں پر فضل والی ہے لیکن ان کے اکثر لوگ نعمتوں کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ | |
| 61 | وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِن قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ۚ وَمَا يَعْزُبُ عَن رَّبِّكَ مِن مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلَا أَصْغَرَ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْبَرَ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ | |
| | اور تم جس حال میں ہوتے ہو اور اس کے بارے میں قرآن سے جو کچھ سمجھ کر عمل کرتے ہوئے اس کے معاملے میں فیضیاب کرتے ہو تو ہم تم پر بطور گواہ موجود ہوتے ہیں اور تمہارے نظام ربوبیت سے بلند و زیریں میں ذرہ برابر بھی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے اور اس ذرہ سے نہ تو کوئی چھوٹی اور نہ ہی بڑی چیز چھپی ہے مگر ایک واضح روشن قانون میں ہے۔ | |
| 62 | أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ | |
| | یاد رکھو۔۔! بے شک جو مملکت الہیہ کے سرپرست ہیں نہ ان کو کوئی ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ | |
| 63 | الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ | |
| | جن لوگوں نے امن قبول کیا اور مملکت الہیہ کے احکامات کے ساتھ ہم آہنگ رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ | |
| 64 | لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ | |

| | | |
|---|---|---|
| | ان کے لیے موجودہ اور آنے والی زندگی کی خوشخبری ہے۔ مملکت الہیہ کے احکامات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔۔۔۔ اور یہ خوشخبری ہی بڑی کامیابی ہے۔ | |
| 65 | وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ | |
| | اور ان کی باتیں تم کو غمگیں نہ کریں۔۔۔! بے شک تمام کی تمام عزت مملکت الہیہ ہی کے لیے ہے وہی بربنائے علم سننے والا ہے۔ | |
| 66 | أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ شُرَكَاءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ | |
| | جان رکھو۔۔بلاشک وشبہ جو کچھ بھی بلند وزیریں میں ہے وہ مملکت الہیہ ہی کے لئے ہے۔ اور یہ جو مملکت کے احکامات میں اشتراک کرنے والوں کی دعوت دیتے ہیں وہ توصرف گمان کی پیروی کرتے۔ اور وہ توصرف اٹکل پچو کرتے ہیں۔ | |
| 67 | هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ | |
| | وہی تو ہے جس نے تم کو بدحالی میں پایا اور یہ کہ تم اس کے معاملے میں سکون قائم کرو اور خوشحالی کو با بصیرت بنایا۔۔۔۔بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے دلائل ہیں جو سنتے ہیں۔ | |
| 68 | قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ | |

کہتے ہیں مملکت الہیہ نے جانشین مقرر کرلیا ہے۔۔۔!! تمام ترجدوجہد اسی کے لئے ہے۔۔۔!! وہ بے نیاز ہے۔
جو کچھ بھی بلندوزیریں میں ہے سب اسی کے لئے ہے۔۔
تمہارے پاس اس کی کوئی سند نہیں کہ مملکت الہیہ نے جانشین مقرر کرلیا ہے۔۔۔ کیا تم مملکت الہیہ پر ایسی باتیں کہتے ہو جس کا تم کو علم بھی نہیں۔

69 قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ

کہہ دو جو لوگ مملکت الہیہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ فلاح نہیں پائیں گے۔

70 مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ

یہ تو موجودہ حیات میں نفع ہے پھر ہماری طرف ہی انہیں رجوع کرنا ہے۔ پھر ہم انہیں بسبب اس کے کہ وہ کفر کرتے ہیں سخت عذاب چکھائیں گے۔

اس مقام کے بعد ان دعووں کے حق میں دلائل پیش کئے جارہے ہیں جو مندرجہ بالا آیات میں کئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے سیدنا نوح کے حالات زندگی سے واقعات پیش کئے گئے ہیں۔۔۔ ملاحظہ فرمائیے۔۔۔اور یہ بھی دیکھ لیجئے کہ یہ دلائل کسی ایسی زندگی سے نہیں دئے جا رہے جو اس دنیا کے باہر کی دنیا کے ہیں بلکہ یہ ہماری ہی دنیا کے واقعات ہیں۔۔۔۔۔۔۔ اس لئے جو کچھ بھی اوپر کی آیات میں الحیات الآخرہ اور الحیات الدنیا کے معاملے میں کہا گیا ہے وہ اسی دنیا کی بات ہے۔ الحیات الآخرہ اور الحیات الدنیا دونوں اسی دنیا کی باتیں ہیں۔۔!

| | | |
|---|---|---|
| 71 | وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ | |
| | اور انہیں نوح کا حال سناؤ۔۔جب اس نے اپنی قوم سے کہا اے قوم اگر تم پر میرا قیام اور قوانین قدرت کے دلائل کے ذریعے نصیحت کرنا ناگوار ہے تو میں تو قوانین قدرت پر بھروسہ کرتا ہوں۔۔۔! تو اب تم اور تمہارے شریک سب ملکر اپنے فیصلے کر لو پھر تمہیں اپنے کام میں کسی قسم کا شبہ نہ رہے پھر میرے خلاف فیصلہ کر گزرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ | |
| 72 | فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ | |
| | اب اگر تم منہ پھیرو تو میں نے تو تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کیا۔ میرا معاوضہ تو مملکت الہیہ کے ذمے ہے اور مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ سلامتی دینے والوں میں سے رہوں۔ | |
| 73 | فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنذَرِينَ | |
| | پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے اسے اور معاشرے کے معاملے میں اس کے ساتھیوں کو بچا لیا اور انہیں خلفاء بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا ان کا بیڑہ غرق کر دیا سو دیکھ لو کہ جو لوگ پیش آگاہ کئے گئے تھے ان کا انجام کیسا ہوا۔ | |

مباحث:۔

الفلک۔۔مادہ ف ل ک۔۔ معنی۔۔گول چیز۔اس بنیادی معنی سے ماخوذ کئی معنی ہیں جیسے۔۔ مفلوک الحال (غریب) ریت کا ٹیلہ۔ سمندر کا بھنور۔ آسمان۔ان سب ماخوذ معنی میں گولائی کا تصور موجود ہے۔۔۔۔ الفلک۔ معرف باللام ۔۔ایک خاص فلک ہے یہ عام کشتی نہیں ہے،ایک ہی کشتی کے سوار یعنی ایک ہی معاشرے کے افراد۔

74 ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِ رُسُلًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءُوهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ

پھر ہم نے نوح کے بعد مزید پیامبر اپنی اپنی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس واضح دلائل لائے۔۔، لیکن ان کے لئے یہ ممکن نہ ہوا کہ ان احکامات کے ذریعے امن قائم کرتے جن کو وہ پہلے جھٹلا چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وجہ ہے کہ ہم حد سے نکل جانے والوں کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔۔

75 ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ وَهَارُونَ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ بِآيَاتِنَا فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ

پھر ہم نے ان لوگوں کے بعد موسیٰ اور ہارون کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف اپنے دلائل کے ساتھ مقرر کیا۔۔۔، لیکن انہوں نے بھی تکبر کیا اور وہ تھے ہی مجرم لوگ۔

76 فَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِندِنَا قَالُوا إِنَّ هَٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِينٌ

پس جب بھی انہیں ہمارے ہاں سے حقیقت پہنچی تو کہنے لگے یہ تو واضح سحر بیانی ہے۔

77 قَالَ مُوسَىٰ أَتَقُولُونَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَكُمْ ۖ أَسِحْرٌ هَٰذَا وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُونَ

| | | |
|---|---|---|
| | موسیٰ نے کہا کہ کیا تم حقیقت کے لئے جب کبھی بھی تمہارے پاس آیا یہ کہتے ہو۔۔کہ یہ سحر بیانی سازی ہے۔۔۔، سحر بیان کامیاب نہیں ہوتے۔ | |
| 78 | قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا وَتَكُونَ لَكُمَا الْكِبْرِيَاءُ فِي الْأَرْضِ وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِينَ | |
| | انہوں نے کہا کیا تو ہمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہمیں اس سے پھیر دے جس پر ہم نے اپنے اسلاف کو پایا ہے۔۔۔۔۔اور تم دونوں کو ملک میں حکمرانی مل جائے اور ہم تم دونوں کے لئے امن کو قائم کرنے والے نہیں۔ | |
| 79 | وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُونِي بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ | |
| | اور فرعون نے کہا میرے پاس تمام سحر بیان علماء کو لاؤ۔ | |
| 80 | فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ أَلْقُوا مَا أَنتُم مُّلْقُونَ | |
| | پھر جب سحر بیان علماء آئے تو موسیٰ نے ان سے کہا۔۔پیش کرو جو تم پیش کرتے ہو۔ | |
| 81 | فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُم بِهِ السِّحْرُ ۖ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ | |
| | پھر جب انہوں نے پیش کیا۔۔۔تو موسیٰ نے کہا کہ جو کچھ تم لائے ہو وہ تو سحر بیانی ہے۔یقیناً قوانین قدرت اسے جلد باطل قرار دے گی۔۔۔بے شک قدرت قانون شکنوں کے اعمال کی اصلاح نہیں کرتی۔ | |
| 82 | وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور قدرت اپنے احکامات کے ذریعے حق کو برحق ثابت کرتی ہے خواہ مجرموں کو کتنا ہی برا لگے۔ | |
| 83 | فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّن قَوْمِهِ عَلَىٰ خَوْفٍ مِّن فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ أَن يَفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ | |
| | تو نتیجتاً موسیٰ کی قوم کے چند نوجوانوں کے سوا موسیٰ کے لئے امن والا نہ ہوا۔۔۔، فرعون اور اس کے سرداروں سے خوف کے باوجود کہ کہیں وہ انہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔۔۔۔، اور بے شک فرعون عوام کے معاملے میں سرکشی کرنے والا تھا اور بے شک وہ حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔ | |
| 84 | وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنتُم بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّسْلِمِينَ | |
| | اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم مملکت الٰہیہ کے ذریعے امن قائم کرنے والے بنے ہو اور اگر تم سلامتی دینے والے ہو۔، تو اسی پر بھروسہ کرو۔ | |
| 85 | فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ | |
| | تب وہ بولے ہم مملکت الٰہیہ پر ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔۔۔، اے ہمارے نظام ربوبیت ہم کو اس ظالم قوم کی آزمائش میں نہ ڈالنا۔ | |
| 86 | وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ | |
| | اور اپنی رحمت کے ذریعے کافر قوم سے نجات دلا۔ | |
| 87 | وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور ہم نے موسیٰ اور اس کے ہم خیال جماعت کو حکم دیا کہ تم دونوں اپنی قوم کے واسطے حدود کے ادارے قائم کرو اور اپنے اداروں کو مطمع نظر بناؤ اور قوانین الٰہیہ پر مبنی نظام قائم کرو۔۔۔اور امن قائم کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ۔ | |
| | مباحث:۔اس آیت کا عمومی ترجمہ بھی دیکھ لیں اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو حکم بھیجا کہ اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو۔ دیکھئے گھروں کو قبلہ بنانے کا حکم ہے۔ ہم نے ایک شہر میں قبلہ بنا کر دوسرے مذاہب کی نقالی کرتے ہوئے پوجا پاٹھ کی جگہ بنادی ہے۔ اور عرب قوم نے اس کو مسلمانوں کی خون پسینے کی کمائی کو اڑانے کا ذریعہ بنادیا ہے۔ | |
| 88 | وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ | |
| | اور موسیٰ نے کہا اے ہمارے نظام ربوبیت تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو موجودہ زندگی میں آرائش اور ہر طرح کا مال دئے رکھا ہے۔۔۔، کہ وہ تیرے راستے سے گمراہ کئے رکھتے ہیں۔ اور ہمارا نظام ربوبیت ان کے سرمایہ کو بے وقعت کردے اور ان کے ارادوں پر قدغن لگائے۔۔۔۔کیونکہ یہ امن قائم نہیں کریں گے جب تک کہ دردناک سزا کو نہ دیکھ لیں۔ | |
| 89 | قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَانِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ | |
| | نظام ربوبیت نے جواب دیا "تمہاری دعوت کا جواب دیا جا چکا ہے"۔۔۔اس لئے تم دونوں ثابت قدم رہو اور لا علم لوگوں کے احکامات کی پیروی نہ کرو۔ | |
| 90 | وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِي آمَنَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | اور ہم نے بنی اسرائیل کے ذریعے ان کو بحران سے نجات دی۔۔، پس فرعون اور اس کے لشکر نے ظلم اور زیادتی سے ان کا تعاقب کیا۔۔۔، یہاں تک کہ جب اسے اس کے بیڑا غرق ہونے کا احساس کرایا تو اعلان کیا کہ میں امن قائم کرنے والا ہوں اور یہ کہ کوئی اور لائق حاکمیت نہیں سوائے اس کے جس کے ذریعے بنی اسرائیل نے امن قائم کیا اور میں سلامتی دینے والوں میں سے ہوا۔ | |
| 91 | آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ | |
| | اب۔۔۔۔۔۔!!!!!اور تو تو اس سے پہلے نافرمانی کرتا رہا اور مفسدوں میں سے رہا۔ | |
| 92 | فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ | |
| | سو آج ہم تجھ کو تیری طاقت سمیت اقتدار سے علحدہ کر دیں گے تاکہ تو بعد میں آنے والوں کے لئے نشان عبرت ہو اور بے شک بہت سے لوگ ہمارے احکامات سے غافل ہیں۔ | |

مباحث:۔اس آیت کے حوالے سے عجیب عجیب کہانیاں گھڑی گئی ہیں۔کہا جاتا ہے کہ فرعون کی لاش سمندر میں محفوظ رہی اور آج تقریباً تین ہزار سال بعد اس کی لاش ملی ہے اور آج کے لوگوں کے لئے نشان عبرت ہے۔دیکھئے اگر تو فرعون سمندر میں غرق ہو گیا تو لوگوں کے لئے نشان عبرت کیسے بنا۔؟نشان عبرت تو اس وقت بنتا ہے جب کہ ایک مطلق العنان حاکم کو اس کی غلطیوں کے سبب اسے عوام کے سامنے ذلیل و خوار کیا جائے۔اگر کوئی حاکم ساری عوام کی کمائی ہڑپ کرتا رہے اور کسی وقت اگر پکڑا جائے اور اس کی گردن اڑا دی جائے تو اس کی بے عزتی کیا ہوئی۔۔۔؟اصل سزا تو یہ ہے کہ وہ پکڑا جائے اور عدل کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے اور عوام آتے جاتے دیکھیں کہ وہ حکمران جو اپنے آپ کو خدا بنائے ہوئے تھا آج کس طرح مجرموں کی طرح ان کے سامنے بے بس کھڑا ہے۔اس لئے نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ کا ترجمہ اور مفہوم یہ نہیں ہے کہ ہم تیرے مردہ جسم کو محفوظ کریں گے کہ ہزاروں سال بعد کے آنے والوں کے لئے تو نشان عبرت بنے۔بلکہ اس کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ تجھے اور تیرے سرداروں کو اقتدار سے علٰحدہ کر دینگے۔تاکہ تیری پیروی کرنے والے اور تیرے نقش قدم پر چلنے والے ہر فرعون کے لئے تو نشان عبرت بنے۔

93 وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

اور یقیناً ہم نے بنی اسرائیل کو سچا مقام دیا اور موزوں ضروریات زندگی سے نوازا۔۔۔، لیکن وہ اختلاف ہی کرتے رہے باوجود اس کے کہ ان کے پاس مملکت الٰہیہ کے احکامات آ گئے۔۔۔، بے شک تیرا نظام ربوبیت جب متشکل ہوتا ہے تو ان کے مابین ان معاملات میں فیصلہ کر دیتا ہے جن میں کہ وہ اختلاف کرتے رہے تھے۔

94 فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ ۚ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ

| | |
|---|---|
| | اس لئے اگر تم کو اس میں شک ہے جو ہم نے کو پیش کیا ہے تو ان سے پوچھ لو جو تم سے پہلے قوانین قدرت کو سمجھتے ہیں۔۔۔بے شک تمہارے پاس تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے حق کا نظام آگیا ہے سو شک کرنے والوں میں ہر گز نہ ہو۔ |
| 95 | وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ فَتَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ |
| | اور ان لوگوں میں سے بھی ہر گز نہ ہو جانا جنہوں نے مملکت الٰہیہ کے احکامات کو جھٹلایا اگر ایسا کیا تو نتیجتاً تم بھی نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ |
| 96 | إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ |
| | یقیناً ایسے لوگوں پر تیرے نظام ربوبیت کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ اب امن قائم کرنے والے نہیں ہونگے۔ |
| 97 | وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ |
| | اگرچہ ان کے پاس تمام احکامات کیوں نہ آجائیں۔یہاں تک کہ دردناک سزا نہ دیکھ لیں۔ |
| 98 | فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ |
| | سو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی جو امن قائم کرتی کہ اپنے امن کے نتیجے میں فائدے اٹھاتی سوائے انسانیت پسند قوم کے کہ جب انہوں نے امن قائم کیا تو ہم نے ادنیٰ زندگی میں ان سے ذلت کی سزا کو دور پایا اور ہم نے انہیں ایک وقت تک فیضیاب پایا۔ |

| | | |
|---|---|---|
| 99 | وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ | |
| | اور اگر تیرے نظام ربوبیت کے قانوں مشیت میں ہوتا تو جتنے بھی لوگ مملکت میں ہیں سب کے سب امن قائم کرتے۔۔۔!! توکیا تو لوگوں پر اس وقت تک زبردستی کرے گا جب تک کہ وہ امن قائم کرنے والے نہ ہوجائیں۔ | |
| 100 | وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ | |
| | اور کسی بھی نظام کے بس میں نہیں کہ وہ امن قائم کرسکے سوائے قوانین قدرت کے ذریعے۔ اور وہ ایسے لوگوں پر ذلت تھوپ دیتا ہے جو عقل استعمال نہیں کرتے۔ | |
| 101 | قُلِ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ | |
| | کہہ دو۔۔۔ دیکھو کہ بلند وزیریں میں کیا کچھ ہے اور ان لوگوں کو جو امن قائم نہیں کرتے نہ تو احکامات نے اور نہ ہی پیش آگاہ کرنے والوں نے کوئی فائدہ پہنچایا۔ | |
| 102 | فَهَلْ يَنتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ | |
| | ۔۔۔! نتیجتاً وہ صرف ان لوگوں کے انجام جیسے کا انتظار کررہے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔۔۔ کہہ دو تم بھی غور کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ غور کرنے والوں میں ہوں۔ | |
| 103 | ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنجِ الْمُؤْمِنِينَ | |

| | | |
|---|---|---|
| | پھر ہم اپنے پیامبروں اور ان لوگوں کو جو امن قائم کرتے ہیں بچا لیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ امن قائم کرنے والوں کو بچائیں۔ | |
| 104 | قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي شَكٍّ مِّن دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ | |
| | اعلان کرو۔۔۔! اے لوگو اگر تمہیں میرے نظام حیات کے معاملے میں شک ہے تو قوانین قدرت کے علاوہ جن کی محکومیت اختیار کئے ہوئے ہو میں ان کی محکومیت نہیں اختیار کرتا بلکہ میں قوانین قدرت کی تابع داری کرتا ہوں جو تمہیں بھرپور بدلہ دیتا ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں امن قائم کرنے والوں میں رہوں۔ | |
| 105 | وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ | |
| | اور یہ کہ تم اپنی توجہات کو نظام حیات کے لئے یکسوئی کے ساتھ لگائے رہو۔ اور مشرکوں میں سے ہر گز نہ ہو جاؤں۔ | |
| 106 | وَلَا تَدْعُ مِن دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۖ فَإِن فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظَّالِمِينَ | |
| | اور مملکت الٰہیہ کے علاوہ کسی کی دعوت نہ دوں جو نہ تو تمہارا بھلا کرے اور نہ ہی برا۔۔۔۔، پھر اگر تم نے ایسا کیا تو بے شک ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ | |
| 107 | وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ | |

اور اگر مملکت الہیہ تم کو تکلیف سے پکڑے تو اس کے سوا اسے ہٹانے والا کوئی نہیں اور اگر تمہارے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو پھیرنے والا کوئی نہیں۔۔۔،وہ اپنے محکوموں میں سے جو قانون مشیت پر پورا اترتا ہے اسے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بار حمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔

مباحث:۔ آپ نے غور کیا ہو گا کہ يُصِيبُ بِهِۦ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦۚ کے ترجمے میں ''جو اللہ چاہتا ہے'' نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ جو بندہ چاہتا ہے یعنی جو بندہ قانون مشیت پر پورا اترتا ہے اسے فضل عطا کیا جاتا ہے۔ آیئے سورہ النحل کی آیت نمبر ۹۳ کو بھی دیکھلیں جہاں سے اور واضح ہو جائے گا کہ مشیت کا تعلق اللہ کے چاہنے سے ہے یا بندے کے چاہنے سے ہے۔ وَلَوۡ شَآءَ ٱللَّهُ لَجَعَلَكُمۡ أُمَّةً وَٰحِدَةً وَلَٰكِن يُضِلُّ مَن يَشَآءُ وَيَهۡدِي مَن يَشَآءُۚ وَلَتُسۡـَٔلُنَّ عَمَّا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ اس آیت کے عمومی ترجمے پر بھی غور کر لیا جائے تو مترجمین کی ترجمے کی غلطی کی طرف نشاندہی ہو جائیگی۔ ہمارا مقصد کسی کی توہین یا تذلیل نہیں ہے۔ عمومی ترجمہ پیش خدمت ہے۔۔''اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔''ایک اور ترجمہ بھی دیکھ لیا جائے تو اندازہ ہو گا کہ ہمارے مترجمین نے ترجمہ کرتے ہوئے نہ صرف سیاق و سباق کا خیال نہیں رکھا بلکہ خالق کائنات کی شان میں گستاخی کا بھی نہ سوچا۔ اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی۔ سب سے پہلے تو اس آیت کی اہم باتوں کیطرف غور کرتے ہیں ا۔۔''اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا'' لیکن اس نے جبراً سب کو ایک امت نہیں بنایا بلکہ ارادہ واختیار دے کر پیدا کیا۔ ۲۔۔''لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔''ارادہ واختیار دینے کے باوجود گمراہ بھی خود کیا اور ہدایت کا راستہ بھی خود سکھایا۔ اب سوچئے کہ اس ارادے واختیار کا کیا فائدہ جب جبراً گمراہ بھی خود خالق نے کیا اور ہدایت یافتہ بھی خود خالق نے کیا۔۔۔۔؟؟؟ ۳۔۔''اور تم جو کچھ کر رہے ہو اس کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔''اور خود گمراہی اور ہدایت کا باعث بننے کے باوجود خالق ان اعمال کی باز پرس ضرور کرے گا جو انسان کرتا ہے۔ ایک ہی آیت کے غلط ترجمے کی وجہ خالق کی شان میں کتنی گستاخی ہوئی یہ مترجمین نے سوچا ہی نہیں۔

| | | |
|---|---|---|
| 108 | قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُم بِوَكِيلٍ | |
| | اعلان کردو۔۔۔! اے لوگو تمہیں تمہارے نظام ربوبیت کے پاس سے حقوق کا نظام پہنچ چکا ہے پس جو کوئی راہ پر آئے سو وہ اپنے بھلے کے لیے راہ پاتا ہے اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی اسی پر پڑے گی۔۔۔،اور میں تمہارا ذمہ دار نہیں ہوں۔ | |
| 109 | وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ | |
| | اور جو کچھ تیری طرف احکامات دیے گئے ہیں، اس کی پیروی کرو اور اس پر ڈٹے رہو یہاں تک کہ مملکت الہیہ فیصلہ صادر کر دے۔اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والی ہے۔ | |